سوال

(143) حدیث "مَن کان لہٗ اِمامٌ فقِرَاءۃُ الْاِمَامِ لہٗ قِرَاءَۃٌ" کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل روایت کے بارے میں مفصل ومدلل جامع اور زوردار اور جاندار تحقیق کے لیے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ میرے بے شمار عزیز دوست اور بزرگ اپنے مخصوص نظریہ اور طرز عمل کی وجہ سے میرے ساتھ الجھتے لڑتے بھڑتے، تندو تیز اور معاندانہ رویہ اور سلوک روا رکھتے ہیں: "کَانَ لہٗ اِمَامٌ فقِرَاءۃُ الْاِمَامِ لہٗ قِرَاءَۃٌ"

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت پیش کرتے ہیں:

"عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: {من صلی خلف الامام مَن کَان لہٗ اِمَامٌ" (موطا امام محمد)

براہ کرم اس روایت کے بارے میں مکمل تحقیق سے بہرہ ور فرمائیں بہت ہی شکر گزار ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو! آمین۔

براہ کرم اس کا جواب رسالہ "الحدیث" میں شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ (عبداللطیف کھوکھر، راولپنڈی کینٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث: "کَانَ لہٗ اِمَامٌ فقِرَاءۃُ الْاِمَامِ لہٗ قِرَاءَۃٌ" کے مفہوم والفاظ کے ساتھ مختلف سندوں سے مروی ہے۔ یہ سندیں دو طرح کی ہیں۔

اول: وہ اسانید جن میں کذاب متروک سخت مجروح اور مجہول راوی ہیں مثلاً:

1۔ جابر الجعفی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ.....الخ" (سنن ابن ماجہ: 850)

جابر جعفی: متروک دیکھئے کتاب الکنیٰ والاسماء للامام مسلم (ق96 کنیۃ: ابو محمد) وکتاب الضعفاء والمتروکین للامام النسائی (98) "وقال الزیلعی وکذبہ ایضا ایوب وزائدۃ" اور اسے ایوب (السختیانی) اور زائدہ نے کذاب کہا ہے (نصب الرایہ 1/345)

2۔ "حدیث ابی ہارون العبدي عن ابی سعید الخدري رضی اللہ عنہ الخ رواہ ابن عدي فی الکامل"

(1/524 ترجمہ اسماعیل بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ، ابوہارون رحمۃ اللہ علیہ متروک ہے۔ دیکھئے کتاب الضعفاء والمترکین للنسائی (746)

ابوہارون رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں زیلعی حنفی نے حماد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ "کان کذاباً" یعنی وہ کذاب (بڑا جھوٹا) تھا۔ دیکھئے نصب الرایہ (ج4 ص201)

3۔ "قال الدارقطنی: ہذا حدیث منکر، وسہل بن العباس متروک"

اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ متروک وغیرہ سخت مجروح راویوں کی روایت مردود ہوتی ہے۔ مثلاً حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"لان الضعف یتفاوت فمنہ مالا یزول بالمتابعات یعنی لا یؤثر کونہ تابعاً او متبوعاً کروایۃ الکذابین والمتروکین"

کیونکہ ضعف کی قسمیں ہوتی ہیں، بعض ضعف متابعات سے بھی زائل نہیں ہوتے جیسے کذابین ومتروکین کی روایت یہ نہ مؤید ہو سکتی ہے اور نہ تائید میں فائدہ دیتی ہے۔" (اختصار علوم الحدیث ص38 تعریفات اخری للحسن، النوع: 2)

اس تمہید کے بعد اس روایت "مَن کانَ لہٗ اِمامٌ" کی ان سندوں پر جامع بحث پیش خدمت ہے جن پر مخالفین قرآءت فاتحہ خلاف الامام کو ناز ہے۔ واللہ ھوالموفق)

1۔ محمد بن الحسن الشیبانی: اخبرنا ابو حنیفۃ قال: حدثنا ابو الحسن موسی ابن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد بن الہاد عن جابر بن عبد اللہ "الخ (مؤطا الشیبانی ص98 ح117)

اس روایت میں عبد اللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان "ابوالولید" کا واسطہ ہے۔ دیکھئے کتاب الآثار المنسوب الی قاضی ابی یوسف (113)

وسنن الدارقطنی (1/325 ح1223) وقال: ابوالولید ھذا مجہول) وکتاب القرآءۃ للبیہقی (ص125 ح314، وص127، 126 دوسرا نسخہ ح341، 339)

معلوم ہوا کہ یہ روایت ابوالولید (مجہول) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ اس مجہول راوی کو بعض راویوں نے سند میں ذکر نہیں کیا تاہم یہ معلوم ہے جس نے ذکر کیا، اس کی بات ذکر نہ کرنے والے کی روایت پر مقدم ہوتی ہے۔

اس روایت میں دوسری علت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بذات خود اپنی اس بیان کردہ روایت کو باطل سمجھتے تھے۔ عبد الرحمن المقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"کان اَبو حنیفۃ یُحدثنا، فِاذا فرغ من الحدیث، قال: «ہذا الذي سمعتم کلہ ریحٌ وباطلٌ"

"ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں حدیثیں سناتے تھے۔ جب حدیث (کی روایت) سے فارغ ہوئے تو فرماتے۔ یہ سب کچھ جو تم نے سنا ہے ہوا اور باطل ہے۔ (کتاب الجرح والتعدیل لا بن ابی حاتم ج8 ص450 وسندہ صحیح)

ایک دوسری روایت میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں تمہیں جو عام حدیثیں بیان کرتا ہوں وہ غلط ہوتی ہیں۔" (العلل الکبیر للترمذی ج2 ص966 وسندہ صحیح والکامل لابن عدی 7/2473، تاریخ بغداد 13/425)

ایک دوسری روایت میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں کے بارے میں فرمایا:

"واللہ ما اَدري لعلہ الباطل الذي لا شک فیہ"

اللہ کی قسم مجھے (ان کے حق ہونے کا) پتا نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ ایسی باطل ہوں جن کے (باطل ہونے میں) کوئی شک نہیں ہے۔" (کتاب المعرفۃ والتاریخ للامام یعقوب بن سفیان الفارسی ج2 ص782 وسندہ حسن)

اور یہ بات عام لوگ بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیان کردہ حدیثوں اور کتابوں کے بارے میں بعد والوں کی بہ نسبت زیادہ جانتے تھے۔ یہ عین ممکن ہے کہ ابو الولید (مجہول) کی وجہ سے امام صاحب نے اپنی روایت کو باطل قرار دیا ہو۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

2۔ "احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: "حدثنا اسود بن عامر: اخبرنا حسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر الخ"

(مسند احمد الموسوعہ الحدیثیۃ 23/12ح14643)

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے۔

اول: ابو الزبیر المکی مدلس ہیں بلکہ "مشہور بالتدلیس" ہیں۔ (طبقات المدلسین المرتبہ الثالثہ 3/101) یہ روایت عن سے ہے۔ اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مدلس کی (غیر صحیحین میں) عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (دیکھئے مقدمۃ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح ص99، والنخبۃ المحققۃ ص161)

دوم: حسن بن صالح اور ابو الزبیر کے درمیان جابر الجعفی (متروک) کا واسطہ ہے۔ دیکھئے مسند احمد (ج3ص339ح14698) والتحقیق فی اختلاف الحدیث لابن الجوزی (1/320ح527)

تنبیہ: یہ بات انتہائی حیران کن ہے کہ ابن الترکمانی حنفی نے ابو الزبیر کی تدلیس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس ضعیف ومردود روایت کو "وھذا سند صحیح" لکھ دیا ہے۔ (دیکھئے الجوہر النقی (2/159) بحوالہ ابن ابی شیبہ (1/377ح3802)

شیخ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل کے ساتھ ابن الترکمانی کا زبردست رد کیا ہے۔ دیکھئے ارواء الغلیل (ج2ص270ح500)

3۔ "احمد بن منیع: "حدثنا اسحاق الازرق: ثنا سفیان وشریک عن موسیٰ ابن ابی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عبداللہ بن شداد عن جابر رضی اللہ عنہ الخ" (اتحاف الخیرۃ المہرہ للبوصیری 2/225ح1567)

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے۔

اول: سفیان ثوری مدلس ہیں (عمدۃ القاری للعینی 3/112) باب الوضوء من غیر حدث والجوہر النقی 8/262) نیز دیکھئے الحدیث: 1ص29،28اور یہ روایت عن سے ہے۔ شریک القاضی بھی مدلس ہیں (طبقات المدلسین 56/2، جامع التحصیل للعلائی ص107والمدلسین لابی زرعہ بن العراقی :28والمدلسین للسیوطی :24والمدلسین للحلبی ص33) اور یہ روایت عن سے ہے۔

دوم: سابقہ صفحے پر یہ گزر چکا ہے کہ عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ابو الولید (مجہول) کا واسطہ ہے۔

نتیجۃ البحث: یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہٰذا شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا اسے "حسن" (ارواء الغلیل 2/268) اور الموسوعۃ الحدیثیہ کے محشی کا "حسن بطرقہ وشواہدہ" کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے معلول (التلخیص الجبیر 2/232ح345) اور قرطبی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تفسیر قرطبی 1/122 الباب الثانی فی نزولھا واحکامہا ای سورۃ الفاتحہ)

فائدہ: ہمارے شیخ امام ابو محمد بدیع الدین لراشدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تصنیف پر

"اظہار البراۃ عن حدیث: : "كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"

مستقل کتاب لکھی ہے۔ والحمدللہ۔(6/محرم1426ھ)(الحدیث:11)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ326

محدث فتویٰ